REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

۱۰ شعبان ۱۳۷۷ھ

یکشنبہ — فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲ امان ۱۳۳۷ھش ۔ ۲ مارچ ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے تشریف لائے اور دونوں نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد ساڑھے پانچ بجے کرنل ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب۔ ڈاکٹر محمود احمد صاحب۔ ڈاکٹر شوکت علی صاحب۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب اور ڈاکٹر سبحانی صاحب نے حضور کا ایک گھنٹہ تک طبی معائنہ فرمایا اس کے بعد کراچی کے بعض مشہور شعراء کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ رات کو حلقہ ناظم آباد کی طرف سے "بیت الفضل" میں ہی حضور کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ابھی ناساز ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

"ہم سامراجیوں کے حاشیہ برداروں کے خلاف جنگ کریں گے"

دمشق میں شام و مصر کی متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کی تقریر

لنڈن یکم مارچ۔ مصر کے صدر اور اب شام و مصر کی متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے کل شام کے دارالحکومت دمشق میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم بغداد اور عمان میں سامراجیوں کے حاشیہ برداروں کے خلاف جنگ کریں گے۔ کرنل ناصر کی تقریر کا ریکارڈ رات قاہرہ ریڈیو سے نشر کیا گیا جسے لنڈن میں سنا گیا۔ ریڈیو پر بتایا گیا کہ صدر ناصر نے محاذ پر پہنچ کر مسلح افواج کے معائنہ کے بعد یہ تقریر دمشق میں کی۔ انہوں نے تقریر میں کہا کہ وہ دن بہت قریب ہے۔ جب عوام سامراجی کٹھ پتلیوں کا حساب چکانے کا مطالبہ کریں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مصر اور شام کی عرب جمہوریہ بننے کے جلد ہی بعد اردن اور عراق نے مل کر ایک وفاق قائم کیا ہے بیرونی ملکوں نے مجموعی طور پر دونوں اتحادات کو عربوں کی عملی وحدت کی نشانی سمجھتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

"صدر ناصر کی تقریر اتحاد کی سپرٹ کے منافی ہے"

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کو عراقی وزیر اعظم کا جواب

بغداد یکم مارچ۔ عراقی وزیر اعظم عبدالوہاب مرجان نے عراق اور عرب یونین پر صدر ناصر کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے "میں صدر ناصر کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں۔ میں ان پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تقریر اتحاد کی سپرٹ کے منافی ہے عبدالوہاب مرجان نے کہا "صدر ناصر کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ میں نے یا عراق کی کسی دوسری ذمہ دار شخصیت نے مصر اور شام کی متحدہ عرب جمہوریہ پر کبھی کوئی اعتراض کیا ہے۔"

عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ اردن اور عراق کا وفاق ہونے پر صدر ناصر نے شاہ فیصل کو مبارکباد کا پیغام بھیجا تھا۔ حیرت ہے اب صدر ناصر اس عرب وفاق پر حملے کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ

یکم مارچ کے بعد سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

ناصر آباد سٹیٹ بمقام کنری ضلع تھرپارکر

(پرائیویٹ سیکرٹری)

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ سلمہا

کے لئے خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ سلمہا بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ امریکہ میں رسولی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اپریشن کو کامیاب کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مبلغ امریکہ جناب چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب کی والدہ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۸ء بعمر ۷۵ سال کراچی میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ آف اراضی یعقوب سیالکوٹ کی اہلیہ تھیں۔ اور آپ کو خود بھی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ان دنوں کراچی میں تشریف فرما ہیں۔ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۸ء کو

(باقی دیکھیں ص پر)

مبلغین مغربی افریقہ بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۷ فروری (بذریعہ تار) مکرم جناب مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مبلغین مغربی افریقہ مکرم جناب بشیر احمد شاہ صاحب اور مکرم جناب چوہدری محمد اسحٰق صاحب جو کراچی سے ۲۵ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے تھے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

اب یہ مبلغین کرام وہاں سے سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے جائیں گے۔ احباب ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۸ء

روشن نشانات

مخالفین حق کا قاعدہ ہے کہ وہ اصولوں کو چھوڑ کر بندہ حق کی شخصیت پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اس کی ذات کو عوام کی نظروں سے گرانا چاہتے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی اس بات کو بیان کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔ ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔ ولتصغی الیہ افئدۃ الذین لا یومنون بالاخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ما ھم مقترفون۔ افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلا والذین اتینھم الکتاب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق فلا تکونن من الممترین۔ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا۔ لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم۔ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ۔ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون۔ ان ربک ھو اعلم من یضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین۔ (انعام)

ان آیات کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ شیاطین جو مخالفت پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جو ملمع سازی کی باتیں ایک دوسرے کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ زیادہ تر بندہ حق کی ذات کے متعلق ہی ہوتی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ وہی لوگ جو پہلے اس کے اخلاق عالیہ اور مکارم فاضلہ کے معترف ہوتے ہیں۔ وہی اس کے دعوے اور قبولیت کے بعد اس کے اخلاق پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ وہی لوگ جو پہلے بندہ حق کی ذات میں صرف خیر ہی خیر دیکھتے ہیں۔ اب اس کو شرارت کا مجسمہ بیان کرنے لگتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ بھی بندہ حق کو ایسے ظاہر و باہر اور ٹھوس نشانات عطا کرتا ہے۔ کہ مخالفین جوں جوں اس کے خلاف جھوٹ گھڑتے ہیں۔ توں توں اس کی حقانیت اور صداقت روشن تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مخالفین جھنجھلا کر چھوٹے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ اور جوش میں آ کر جو منہ میں آتا ہے کہنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن انہیں قدم قدم پر رسوائی نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ بندہ حق کی شان اور بھی نمایاں ہوتی چلی جاتی ہے۔

جب اہل ایمان نے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا۔ تو ہمارے دانشمندوں کے ایک گروہ کے دلوں میں آپ کی مخالفت کا جوش اٹھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بچہ ہے۔ ہم قادیان سے چلے جائیں گے۔ تو احمدیت کا مرکز بجائے قادیان کے لاہور بن جائے گا۔ اور قادیان جسکو اللہ تعالیٰ نے تخت گاہ رسول کہا تھا۔ اجڑ جائے گا اور عیسائیوں کا اڈہ بن جائے گا۔ اس لئے انہوں نے بڑی سوچ سمجھ کے بعد چند مسائل کو وجہ اختلاف بنایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پہلے تو غلط عقائد کا الزام لگا کر خوب پروپیگنڈہ کا بازار گرم کیا۔ بڑی حکمت سے ایسے مسائل چنے گئے جن پر مخالفین احمدیت کو احمدیت سے پہلے ہی اختلاف تھا۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف وسیع ترین محاذ قائم کیا جائے پھر آپ کے کیریکٹر پر بھی حملے کرنے لگے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نصرت میں اور بھی تیزی کر دی۔ اور آپ کی ذات سے ایسے کارہائے نمایاں ظہور پذیر ہونے لگے۔ کہ مخالفانہ پروپیگنڈا کی تاریکیاں ان کی روشنی میں کافور ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ پیشتر اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بالوضاحت تفہیم ہو کہ جس شاندار بیٹے کی پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کی تھی۔ وہ آپ ہی ہیں بصیرت رکھنے والے مومنوں نے آپ کی ذات سے وہ کام ظہور پذیر ہوتے دیکھ کر یقین کر لیا کہ وہ پسر موعود یعنے مصلح موعود آپ ہی ہیں یہ نشانات خود آپ پر بھی ظاہر تھے۔ لیکن آپ نے اس وقت تک اس کی تائید کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو صاف صاف تفہیم نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ مقدر دن بھی آ گیا۔ حضور کے ہی الفاظ میں سنیئے

”چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ کے ماتحت شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔“
(الفضل ۱۸ فروری ۵۸ء)

چاہیئے تھا کہ اگر مخالفین کی آنکھیں ان نشانات کے لئے بند تھیں۔ تو اس حلفیہ بیان سے پھر ان کی زبانیں بند ہو جاتیں۔ آج اس بیان پر پورے تیرہ سال گزر چکے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ حلف جھوٹی تھی۔ تو آپ سے ان تیرہ سالوں میں اسلام کی وہ عظیم الشان خدمات کس طرح سرانجام پائیں۔ جن کی ایک دنیا گواہ اور مداح ہے۔ اس عرصہ میں آپ کی راہنمائی میں تمام دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن کیوں قائم ہوئے مغربی ممالک میں مساجد کیوں تیار ہوئیں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کیوں شائع ہوئے۔ قرآن کریم کا مقدمہ (دیباچہ) کیوں شائع ہوا۔ اور پورے قرآن کریم کا ترجمہ مع مختصر تفسیر کا عظیم کارنامہ کیوں ظہور پذیر ہوا۔ کیا ایک جھوٹا آدمی جس نے جھوٹی حلف اللہ تعالیٰ کے نام پر جلسہ عام میں کھائی ہو۔ اس سے ایسے ہی کام سرانجام پا سکتے ہیں پھر تحریک جدید کو کیوں اتنا فروغ ہوا اور وقف جدید کی تازہ سکیم کیوں چند دنوں میں ہی کامیابی کے مراحل طے کر گئی۔

اے مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو حضور کی تقریر جو مصلح موعود نمبر میں شائع ہوئی ہے غور سے مطالعہ کرو۔ اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی بات کس طرح پوری ہو رہی ہے۔ ان نشانات کو دیکھو جو اللہ تعالیٰ نے ظاہر کئے۔ اور قرآن کریم کی محولہ بالا آیات کو غور سے پڑھو۔ کیا یہ سب آثار المصلح الموعود کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں کر رہے ؟

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت

۲۴ تا ۲۷ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بمقام ربوہ ہو گا۔ جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

آہ میرے ابّا جان مرحوم

(از مَلِک عبد الباسط صاحب ابن محترم مَلِک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم)

میرے ابّا جان محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم ۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء بروز جمعہ ۲½ بجے شب بمقام گجرات (پنجاب) پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول گجرات میں حاصل کی۔ میٹرک کے سال میں آپ مشن سکول سے مقامی گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج میں چلے گئے۔ اور وہیں سے ۱۹۲۶ء میں آپ نے امتیاز کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۸ء میں آپ نے اسی کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور گورنمنٹ کالج میں بی۔ اے کا داخلہ لے لیا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے امتیاز کے ساتھ بی۔ اے پاس کیا۔ اور لاء کالج لاہور میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۳۳ء یا ۱۹۳۴ء میں آپ نے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ اور واپس گجرات آ کر پریکٹس شروع کر دی۔ خداداد ذہنی قابلیتوں کی وجہ سے آپ کا شمار جلد ہی گجرات کے چوٹی کے وکیلوں میں ہونے لگا۔ آپ تادمِ آخر گجرات میں بڑی کامیابی سے پریکٹس کرتے رہے۔

آپ کو بچپن ہی سے دینی تعلیم حاصل کرنے اور مخالفینِ احمدیت سے مناظرے کرنے کا شوق تھا۔ ابھی نویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ آپ نے اہل پیغام کے جواب میں ایک رسالہ لکھا۔ جس کا نام "نیّر صداقت" تھا۔ یہ رسالہ انجمن احمدیہ گجرات کی طرف سے شائع ہوا۔ گو آپ پیدائشی احمدی تھے لیکن ۱۹۱۶ء میں یعنی ۶ سال کی عمر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد بھی میں نے کئی دفعہ بیعت کی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے بھی کی ہو لیکن مجھے یاد نہیں۔ آپ کا ذرّہ ذرّہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احمدیت کی محبت میں سرشار تھا۔ دل میں احمدیت اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کے لئے بڑی غیرت تھی۔ جو لوگ فتنہ منافقین میں شامل ہوئے انہیں کبھی دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔ فرماتے تھے جو میرے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہیں وہ خادم کا بھی نہیں آپ ہر چیز برداشت کر سکتے تھے۔ لیکن یہ امر ناقابل برداشت تھا کہ کوئی شخص احمدیت یا حضرت صاحب ایدہ اللہ کی شان میں کوئی گستاخانہ لفظ استعمال کرے۔ احمدیت کے حق میں اور مخالفین احمدیت کے جواب میں متعدد نظمیں لکھیں درجنوں کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے آپ کی کتاب "مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک" بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔

خدا تعالیٰ نے تحریر و تقریر کا ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جس کے دوست دشمن سب ہی معترف تھے۔ اپنی ان تمام قابلیتوں کو احمدیت ہی کے لئے وقف کر رکھا تھا رمضان شریف میں قرآن مجید کا درس باقاعدگی سے دیا کرتے تھے۔ گجرات کے کئی غیر احمدی معززین آپ کا درس سنا کرتے تھے۔ بچپن ہی سے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی بھی کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا جب کسی مناظرہ میں آپ کو شکست ہوئی ہو۔ فخر سے فرماتے تھے کہ "خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کبھی بھی کسی مناظرہ میں شکست نہ ہوئی تھی اور میں ہمیشہ ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کامیاب و کامران ہی واپس لوٹا۔"

فرماتے تھے کہ "اکثر مناظر مجھے دیکھ کر ہنس پڑتے تھے۔ کہ اس کل کے بچے نے ہمارے ساتھ کیا مناظرہ کرنا ہے لیکن انہیں کیا علم کہ یہ بچہ اکیلا نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ احمدیت کی صداقت تمام احمدی جماعت اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کی عظیم اور بے پناہ طاقت بھی ہے۔ جن کا مقابلہ دُنیا کی کوئی ہستی نہیں کر سکتی۔"

آپ کا پہلا مناظرہ مشہور عیسائی مبلغ پادری عبد الحق سے گجرات میں ہوا۔ جس میں انجام کار عیسائی مبلغ نے راہ فرار اختیار کی۔ اس وقت ابھی آپ نویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ پھر آپ میٹرک میں یا ایف۔ اے میں پڑھتے تھے کہ آپکا مناظرہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے وزیر آباد میں ہوا۔ ابّا جان مرحوم فرماتے تھے کہ "جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے" کہ اس بچے نے میرے ساتھ کیا مناظرہ کرنا ہے" میں یہ سُن کر خاموش ہو گیا۔ جب مناظرہ شروع ہوا تو پہلے تو مولوی صاحب ذرا ٹھٹھکے پھر ذرا گھبرائے اور تھوڑی دیر کے بعد راہ فرار اختیار کر گئے اسی طرح آپ نے احمدیت کے چوٹی کے مخالفین کو بارہا میدانِ دلائل میں شکستِ فاش دی یہاں تک کہ مخالفین جب خادم کا نام سنتے تو فرار کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے درثمین اردو، عربی اور کلام محمود کے اکثر اشعار زبانی یاد تھے۔ حافظہ ایسا تھا کہ ہزاروں حوالے زبانی یاد تھے جب اور جہاں بھی کسی حوالے کی ضرورت پڑتی زبانی سُنا دیتے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کبھی کسی سے نہیں ڈرے تھے۔ ہمیشہ حق بات ہر کسی کے سامنے بیان کر دیتے ایک دفعہ سیالکوٹ میں جلسہ ہو رہا تھا۔ آپ نے بھی اس میں تقریر کرنی تھی جلسہ کے دوران احراریوں نے حسب عادت گڑبڑ مچا دی اور لگے اینٹ پتھر برسانے آپ پتھروں کی بارش میں بھی ڈٹے رہے۔ اور اپنی جگہ سے نہیں ہلے کسی نے زور سے کہا "خادم صاحب اسطرف آ جائیے کہیں کوئی پتھر نہ لگ جائے" آپ پیچھے دیکھ کر مسکرا دیئے۔ اور بڑے تحمّل سے وہیں کھڑے کھڑے فرمایا "خادم کی ایسی قسمت کہاں کہ اس کے بھی خون کے چند قطرے اسلام اور احمدیت کی راہ میں بہیں"۔ اور واقعی سینکڑوں دوست زخمی ہوئے۔ لیکن آپ کا بال بھی بیکا نہ ہو سکا۔ خاکسار خود اس واقعہ کا چشمدید گواہ ہے بعض دفعہ ساری ساری رات بیٹھے دینی مضامین لکھتے رہتے تھے۔ ہم کہتے تھے "ابّا جان آپ اتنا کام نہ کیا کریں۔ اس سے آپ کی صحت پر بُرا اثر پڑے گا" اس پر آپ ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ فرماتے "اگر احمدیت اور حضرت صاحب کی تائید میں کام کرتے کرتے میری زندگی بھی ختم ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ میں نے سب کچھ پا لیا۔"

۱۹۵۶ء کے فتنۂ منافقین کے بعد اکثر خاکسار سے فرمایا کرتے تھے "اگر دین اور دُنیا میں کچھ بننا چاہتے ہو تو ہمیشہ احمدیت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ اور یہ ایمان رکھنا کہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔" آپ اپنی آخری سانس تک احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت والی لمبی عمر کیلئے دُعا مانگتے رہے۔ ایام علالت میں فرماتے تھے "میں اپنے لئے کیا دُعا مانگوں میرے لئے تو ساری جماعت دعا مانگ رہی ہے۔ میں تو جماعت کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا مانگتا ہوں"۔ فرماتے تھے میں اپنے لئے یہ دُعا مانگتا ہوں! "اے اللہ ساری جماعت جس محبت سے میری صحت و سلامتی کے لئے دُعا مانگ رہی ہے اور صدقات کر رہی ہے یہ محبت ان کے دلوں میں تو نے ہی ڈالی ہے۔ اس میں میری تو کوئی خوبی نہیں۔ اب تو ہی ان کی دعاؤں کو بھی سُن اور قبول فرما"۔

۱۹۴۴ء میں جگر کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ یہ بیماری اتنی شدید ہو گئی۔ کہ ڈاکٹر صاحبان تقریباً مایوس ہو گئے لیکن خدا تعالیٰ کے رحم و کرم اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص شفقت، توجہ اور دعاؤں کی وجہ سے آپ ۶ ماہ کی طویل اور شدید بیماری کے بعد صحت یاب ہو گئے۔ ...

۱۹۴۹ء میں ایک دفعہ پھر گردے کی بیماری نے حملہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صحت یاب ہو گئے۔

۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں بھی آپ نے جماعت کی نمائندگی کی اور جماعت کے کیس کو اس خوبی سے پیش کیا کہ دوست اور دشمن حیران رہ گئے۔

اگست ۱۹۵۷ء کے وسط میں مری تشریف لے گئے۔ وہاں سیرت النبی صلعم کے جلسہ میں تقریر کے بعد واپس آئے تو فرمانے لگے "تم کو ایک نئی بات بتاؤں۔ کہ آج تقریر کرتے کرتے میرا سانس پھول رہا تھا"۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو نفخ کی شکایت ہو گئی ۲۴ ستمبر کو کھانسی شروع ہوئی۔ اور بلغم کیساتھ خون آنے لگا۔ ٹمپریچر بھی کافی ہو گیا۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء کو آپ کو لاہور لایا گیا! وہ البرٹ وکٹر ہسپتال (میو ہسپتال) میں داخل کیا گیا۔ ہسپتال میں آنے کے بعد آپ کی طبیعت آہستہ آہستہ سنبھلتی چلی گئی۔ اور نومبر کے آخر میں آپ کی طبیعت بہت حد تک ٹھیک ہو گئی تھی۔ اور یہ خیال تھا کہ وسط دسمبر تک گجرات واپس جائینگے چنانچہ آپ نے الفضل میں پتہ کی تبدیلی کا اعلان بھی کرا دیا ۱۹ دسمبر کو ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا کہ اب آپ جا سکتے ہیں لیکن آپ خود ہی ہسپتال میں ٹھہرے رہے اور یہ پروگرام بنایا کہ ۲۵ دسمبر کو ہسپتال ہی سے ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے

جائیں گے۔ دل میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے کی اتنی تڑپ تھی کہ اگر کوئی یہ کہتا کہ آپ جلسہ سالانہ پر نہ جائیں۔ وہاں احتیاط نہ ہو سکے گی۔ اور گرد و غبار آپ کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ آپ یہ سن کر ناراض ہو جاتے اور فرماتے "سنہ ۱۹۱۴ء کے بعد آج تک کوئی سالانہ جلسہ بھی ایسا نہیں آیا۔ جس میں حاضر نہ ہوا ہوں۔ اس لئے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ صحت یاب ہو کر بھی میں جلسہ سالانہ پر نہ حاضر ہو سکوں"۔ چنانچہ آپ نے مخالفت کے باوجود تمام انتظامات مکمل کر دیئے تھے۔

۱۴ر دسمبر ۱۹۵۷ء بعد دوپہر آپ کی دائیں ٹانگ میں سوجن پیدا ہو گئی۔ جو دیکھتے ہی دیکھتے تمام ٹانگ میں پھیل گئی۔ اور ساتھ ہی ناقابل برداشت شدید درد شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے معائنہ کے بعد Thrombosis (تھرمبوسس) تشخیص کیا اور ساتھ ہی یہ تسلی بھی دی کہ شکر ہے کہ یہ تھرامبس دل یا دماغ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابا جان کے دل میں خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ اب وقت آخر نزدیک ہے۔ چنانچہ اسی دن یعنی ۱۴ر دسمبر کو جب راقم الحروف عشاء کی نماز کے لئے باہر سے وضو کر کے کمرے میں داخل ہوا۔ تو فرمانے لگے "بیٹا دعائیں مانگو۔ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے" اس پر خاکسار نے تسلی دی اور عرض کی "ابا جان آپ تو خواہ مخواہ ہی گھبرا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ اور ساری جماعت آپ کے لئے دعاؤں میں مصروف ہے۔" اس پر آپ آبدیدہ ہو گئے۔ اور فرمانے لگے۔ "میرے جانی! کبھی خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کی مان لیتا ہے۔ اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ اگر وہ ہر دفعہ دوسروں کی مان لے تو وہ خدا کیا ہے۔ اس لئے کیا پتہ اس نے اپنی منوانی ہو۔" ۲۶ر دسمبر کو ۲½ بجے بعد دوپہر خاکسار سے جلسہ سالانہ کے متعلق باتیں کر رہے تھے "اس وقت حضرت صاحب تقریر فرما رہے ہونگے سارا ربوہ نعرہ ہائے تکبیر کی مقدس صداؤں سے گونج رہا ہو گا۔ خدا کا مقدس خلیفہ علم و عرفان کے موتی بکھیر رہا ہو گا اور ایک میں بدنصیب ہوں کہ یہاں اپاہجوں کی طرح چارپائی پر لیٹا ہوں"۔ ساتھ ہی ساتھ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہچکی بندھ گئی۔ اتنے میں تین بج گئے۔ اور عام ملاقات کا وقت شروع ہو گیا۔ اور گھر سے تمام لوگ جلسے

کے لئے آ گئے۔ اور آپ ان سے باتوں میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی ہی کے بعد فرمانے لگے "میرا سانس نجانے کیوں پھول رہا ہے" لیکن اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن پانچ بجے تک تو حالت ہی کچھ اور ہو گئی سانس کافی پھول گیا تھا۔ سر میں بھی درد کی شکایت تھی فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے قبض کی وجہ بتائی چنانچہ اسی وقت انیما کیا گیا رات دو بجے تک پانچ دفعہ حاجت ہوئی اور آخری دفعہ کچھ خون کی ملاوٹ بھی تھی۔ ایسے سے بھی کچھ فرق نہ پڑا۔ سانس بدستور پھولی رہی۔ رات آپ بہت کم سو سکے ۲۹ کا دن بھی اسی طرح گذر گیا اور کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ۳۰ کو حالت کافی بگڑ گئی۔ اصل میں اس تکلیف کی وجہ یہ تھی کہ ٹانگ کا تھرامبس Thrombus اپنی جگہ سے ہل کر اوپر دل کی طرف آ گیا تھا۔ جس سے سانس پھول رہا تھا۔ ۳۰ کو بعد دوپہر ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فون پر اطلاع دی گئی اور دعا کے لئے درخواست کی گئی۔ ۳۰ اور ۳۱ر دسمبر کی درمیانی رات سخت تکلیف اور بے چینی میں گذری۔ سانس تیز تیز چل رہا تھا۔ آکسیجن دی گئی۔ لیکن اس سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوا

۳۱ر دسمبر کی صبح تو آپ بات بھی ٹھیک طرح نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ سانس حد سے زیادہ پھولی ہوئی تھی۔ اسی دن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد عیادت کے لئے تشریف لائے انہیں آپ نے اپنے پاس کافی دیر تک ٹھہرائے رکھا۔ آخر کافی دیر کے بعد مکرم سیٹھ صاحب نے ایک لمبی اور رقت آمیز دعا کرائی اور ابا جان نے حضرت سیٹھ صاحب موصوف کو ہچکیاں لیتے ہوئے رخصت کیا۔

ایک بجے کے قریب طبیعت بہت ہی بگڑ گئی۔ تو بہت کوشش کے بعد ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب کو بلایا گیا انہوں نے معائنہ کے بعد فرمایا کہ پھیپھڑے کی جھلی میں پانی پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو نکال دینے سے تکلیف دور ہو جائے گی اور اپنے ماتحتوں کو ہدایت دینے کے بعد خود چلے گئے۔ جب ڈاکٹر پانی نکال رہے تھے۔ تو آپ ان سے بار بار فرماتے۔ "زبیر (ڈاکٹر کا نام ہے) خدا کے لئے پانی نہ نکالو میں کلیپس (Collapse) کر جاؤں گا۔ میری سانس ٹھیک کر دو۔ مجھے سانس کا کوئی ٹیکہ لگاؤ"۔ لیکن ڈاکٹر

پانی نکالتے ہی چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر فرمایا "زبیر میری سانس نکل رہی ہے۔ میں ٹھنڈا پڑ رہا ہوں مجھے کوئی سانس کا ٹیکہ لگا دو"۔ آخر پانی نکلنا خود ہی بند ہو گیا (پانی جو نکالا گیا وہ اتنی تھوڑی مقدار میں تھا کہ اسے نہ ہونے کے برابر کہا جا سکتا ہے) اس کے بعد آپ کو گلوکوس دی گئی اور آکسیجن کی مقدار بھی بڑھا دی۔ آپ بار بار خاکسار کی طرف دیکھتے، کبھی میرے چھوٹے بھائی عزیز عبد الماجد کی طرف کبھی ہماری والدہ کی طرف اور کبھی اپنی والدہ یعنی ہماری دادی اماں کی طرف۔ آخر ۱ بجکر ۳۰ منٹ پر احمدیت کے اس بہادر اور نڈر مجاہد نے ایک لمبا سانس لیا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس طرح ہم سے ہمارے مشفق اور انتہائی محبت کرنے والے ابا جان ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم لوگ ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کی دعاؤں اور پیار سے محروم ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ اپنی نشانیاں چھوڑی ہیں۔ آپ اتنے ہنس مکھ تھے کہ جس محفل میں بھی بیٹھے ہوں۔ وہ محفل کشت زعفران بن جاتی تھی۔ بزرگان جماعت اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح معنوں میں والد صاحب مرحوم کا جانشین بنائے۔ اور ہمیں بھی

اسلام اور احمدیت کی خدمت کا موقعہ دے۔ اور ہم بھی صحیح معنوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خادم کہلائیں۔ اور وہ تمام نیک خواہشات جو اباجان مرحوم کی ہمارے متعلق تھیں وہ تمام خواہشات جلد سے جلد پوری ہوں۔ اے خدا! ہم سب کو بھی خادم بننے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں میں ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اباجان مرحوم کی بیماری میں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کیں اور جو اب ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعائیں کر رہے ہیں خصوصاً میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محترم جناب سید بہادل شاہ صاحب حلقہ رتن باغ لاہور، محترم جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا۔ محترم جناب ڈاکٹر آغا طاہر زیدی صاحب محترمہ جنابہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر آغا طاہر زیدی صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا انتہائی طور پر شکر گذار ہوں جنہوں نے مرحوم کے ایام علالت میں ان کی ہر طرح سے خدمت کی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ساتھ ہی تمام دوستوں سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم پر اپنے خاص فضل نازل فرمائے۔ ہمیں اباجان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مسجد مبارک ربوہ کیلئے شامیانوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے شامیانے پرانے بوسیدہ اور دریدہ ہو چکے ہیں یہاں کے موسم کے لحاظ سے سال میں آٹھ ماہ ان کی مسلسل ضرورت رہتی ہے۔

ایک شامیانہ (سائز ۳۶ × ۱۸) آٹھ صد روپیہ میں آتا ہے۔ کل دس عدد شامیانے درکار ہیں۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کی سہ ماہی میٹنگ

۹ر مارچ بروز اتوار ۱۱ بجے قبل از دوپہر مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر میں ہماری سہ ماہی تربیتی میٹنگ ہو رہی ہے۔ ہر جماعت سے کم از کم ایک نمائندہ آنا ضروری ہے۔ جن جماعتوں نے پچھلی مرتبہ کوئی نمائندہ نہیں بھیجا تھا۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مرتبہ سستی ہرگز نہ کریں۔ نمائندہ منتخب کر کے آج ہی مجھے اس کے نام سے مطلع کر دیں۔ جس جماعت کا کوئی نمائندہ شریک نہ ہو گا۔ اس سے جواب طلبی کی جائے گی۔ (امیر جماعتہائے احمدیہ گوجرانوالہ)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

ناصر آباد

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جلسہ زیر صدارت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد منعقد ہوا اور تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مظفر احمد و محمد سلیم نے نظمیں پڑھیں۔ منشی اللہ بخش صاحب چوہدری نثار احمد صاحب اور چوہدری رشید احمد صاحب نے مطبوعہ مضامین پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد سید عابد حسین شاہ صاحب نے حضرت اقدس المصلح الموعود کے کارناموں کے ذکر کے بعد جماعت کو نصیحت کی کہ حضور جیسی تبدیلی ہم میں چاہتے ہیں ہمیں عملی طور پر ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے تحریک کی کہ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

سید داؤد مظفر شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد

نبی سر روڈ

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعرات سات بجے شام مسجد احمدیہ نبی سر روڈ میں زیر صدارت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ نبی سر روڈ جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔

کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ رفیق احمد صاحب بھٹی نے کی۔ نظم چوہدری علی احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے وہ الہامی الفاظ جو مصلح موعود کے بارے میں ہیں پڑھ کر سنائے اور بعدہٗ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب۔ مکرم ڈاکٹر قمر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے بعض حصوں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے ثابت کیا کہ مصلح موعود کے حقیقی مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔ جلسہ ۸½ بجے بعد دعا برخاست ہوا۔

محمد رفیع خاں سیکرٹری اصلاح و ارشاد

محمد آباد اسٹیٹ

بعد از نماز ظہر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پیشگوئی کے الفاظ ڈاکٹر احتشام الحق صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ ماسٹر محمد صدیق صاحب نے حضرت مصلح الموعود کی مشابہت مسیح ناصری کے ساتھ کے موضوع پر تقریر کی۔ چوہدری صلاح الدین صاحب نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے پیشگوئی کے بعض حصوں کی تشریح کی۔ مولوی محمد عمر صاحب شاہد مربی ضلع تھرپارکر نے حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوشیارپور پڑھ کر سنائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور عمر میں برکت۔ اسلام اور احمدیت کی کامیابی اور غلبہ کے لئے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

غلام حیدر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

بلہڑ کے

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعرات بوقت نماز عشاء زیر صدارت مرزا عبد السمیع صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پڑھی گئی۔ محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلہڑ کے اور دوسرے احباب نے تقریریں کیں۔ اور جناب صدر صاحب نے دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چک نمبر ۲۷/A کاچیلو

مورخہ ۲۰ فروری جلسہ مصلح موعود کی کارروائی تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی۔ پیشگوئی مصلح موعود پر عبد الخالق صاحب ایاز نے مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس نشان کی وضاحت کی اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(صوفی) غلام محمد پریذیڈنٹ نمبر ۲۷/A کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ

ظفروال

جماعت احمدیہ ظفروال مراڑہ کے مستورات اور مردوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے مردوں کا جلسہ نماز شام کے بعد ہوا۔ خاکسار نے مصلح الموعود کی بابت اصل الہامی عبارت پڑھ کر تفصیل سے بتایا کہ کس شان اور عظمت کے ساتھ یہ الفاظ پورے ہوئے ہیں۔

مستورات کے جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد عزیزہ امۃ الحمید بنت چوہدری برکت علی صاحب اور محترمہ مسرت بیگم صاحبہ و بشریٰ بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھ کر سنائے۔

(محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرم مولوی فضل دین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد شریف صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ منظور احمد محمود نے نظم پڑھی۔ ان کے بعد مکرم ملک محمد الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور صاحب صدر کی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

عنایت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد

گنگاپور چک ۵۹۱ گ۔ب

جماعت احمدیہ گنگاپور چک نمبر ۵۹۱ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں مورخہ ۲۰ فروری بوقت شام ۸½ بجے بعد نماز عشاء مصلح موعود کا جلسہ زیر صدارت پریذیڈنٹ حاجی محمد اسحٰق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی مربی سلسلہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مدلل تقریر فرمائی۔

نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد

تخت ہزارہ

جلسہ کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی۔ عبد الرحیم صاحب ساقی نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ مولوی عبد المجید صاحب ہلالپوری نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر کی اور دعا پر جلسے کی کارروائی ختم ہوئی۔

عبد الرحیم ساقی

بدین

مورخہ ۲۰ فروری کو بوقت دو بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ بدین کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں ملک سعید صاحب جاوید اور ملک منیر احمد صاحب نثار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں اور دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ پیشگوئی کے حقیقی مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد بدین

کوٹ مومن

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت میاں رشید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن جلسہ المصلح الموعود ہوا۔ جس میں خواجہ منیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن و نظم پڑھی۔ بعد ازاں خواجہ مشتاق احمد صاحب نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پڑھ کر سنایا خواجہ منظور احمد صاحب و خواجہ شریف احمد صاحب نے تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں جناب میاں رشید احمد صاحب صدر نے تقریر فرمائی

دوست محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ کوٹ مومن

نور نگر فارم

مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ نور نگر ضلع تھرپارکر کا جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کی۔ اور پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں منشی سلطان احمد صاحب اور بابو محمد اسحٰق صاحب نے پیشگوئی کے متعلق تقاریر بھی کیں۔

خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں تمام احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور حضور کے ہر حکم پر عمل کرنے کی تحریک کی اور حضور کی صحت و عافیت اور لمبی عمر کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

فضل الرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چک منگلا ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۰ فروری کو مسجد احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں افراد جماعت کے علاوہ چند غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ ڈاکٹر میر رفیع احمد صاحب صدر تھے۔ عزیز الرحمٰن صاحب اور بعض خدام نے تقریریں کیں۔ ۲۱ کی صبح کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے ایک بکرا صدقہ کے طور پر جماعت کی طرف سے ذبح کیا گیا۔

محمد عبد اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چک نمبر ۸۷ ج۔ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب میاں جان محمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے اور غیر احمدی احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ان سب کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی چک نمبر ۸۷ ج۔ب نے کیا۔ چوہدری عبد الستار صاحب نے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد میاں محمد سلیم صاحب اور چوہدری عبد الرشید صاحب چک ۸۸ ج۔ب نے نظم پڑھی۔ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی لائلپور نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد عبد الرشید صاحب و عبد الحمید صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ مولوی فضل الدین صاحب بنگوی نے جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کرائی۔ بعدہٗ محمد صادق صاحب نے نظم پڑھی۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا نہایت اچھا انتظام تھا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی سیکرٹری مال)

جسڑانوالہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو بعد دوپہر مسجد احمدیہ جسڑانوالہ میں زیر صدارت ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود پر مختلف احباب نے تقاریر فرمائیں۔ چوہدری محمد اکرم خاں۔ میاں عبدالسمیع صاحب دسفری صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ بعد میں مولوی بدرالدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق مختصر سی تقریر فرمائی پھر مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی نے اس پیشگوئی سے تعلق رکھنے والے ابتدائی حالات اور بعض خاص نشانات کے متعلق مبسوط تقریر فرمائی آخر پر محترم ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت اور صدر جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

(محمد حسین خاں سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کنری

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کنری کا جلسہ یوم المصلح موعود زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر جماعت کنری منعقد ہوا۔

جلسہ گاہ کو بڑے اہتمام سے سبز جھنڈوں سے سجایا گیا تھا۔ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی۔ نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔

مکرم محمد رفیق صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی تقریر ہوشیارپور پڑھ کر سنائی۔

مکرم جناب امیر صاحب نے جماعت پر اس ضمن میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہمیں اولوالعزم خلیفہ کی اطاعت میں اپنی قربانیوں کو تیز تر کرنا پڑے گا۔ تا تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سربلند ہو۔

بعد دعا یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ میں مستورات بھی شامل ہوئیں اور اس سے پہلے لجنہ اماء اللہ کنری کا علیحدہ جلسہ بھی ہوا۔ جس میں غیر از جماعت عورتیں کثرت سے شریک ہوئیں۔

دونوں جلسے نہایت کامیابی سے سرانجام پائے۔

(عبدالغفور بھٹی سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

نواب شاہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ نوابشاہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی نے کی میاں ممتاز احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی مکرم حکیم بشیر احمد صاحب۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب۔ عبدالحکیم صاحب نے المصلح الموعود کے متعلق خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ نے المصلح الموعود کی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہی اس کے مصداق ہیں آپ کی تقریر کے بعد عزیزم محمد خالد صاحب نے نظم سنائی۔ بالآخر جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا۔

جلسہ میں بہت سے غیر احمدی معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس کے بعد مقامی جماعت کی طرف سے حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ اور مٹھائی تقسیم ہوئی۔

(خاکسار محمد یوسف)

گنج مغلپورہ

مورخہ ۲۳/۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم شیخ نور احمد صاحب نے کی۔ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم محمد زمان صاحب نے کی۔

اس کے بعد مکرمی محمد اسحق صاحب نثار نے پنجابی نظم پڑھی۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل احباب نے تقریریں کیں۔

۱۔ عبدالرشید صاحب طارق
۲۔ قاضی سید احمد صاحب قائد مجلس
۳۔ ملک منور احمد صاحب جاوید
۴۔ چوہدری تبیر احمد صاحب باجوہ
۵۔ صدارتی تقریر شیخ نور احمد صاحب نے فرمائی۔

بعد ازاں دعا ہوئی اور اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی تمام پائی۔

(قاضی سید احمد خاں)

واہ کینٹ

مورخہ ۲۰/۲/۵۸ کو بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعود بر مکان مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید چوہدری محمد شریف صاحب نے فرمائی بعدہٗ عزیز نصیر احمد اور مقصود احمد نے نظمیں پڑھیں

بعدہٗ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی جلسہ سالانہ کی نظم مکرمی منشا محمد رفیق صاحب نے پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا اس کے بعد مکرمی پریذیڈنٹ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ ۔۔۔ حافظ مراد بخش صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کی تشریح پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد محترم چوہدری جلال الدین صاحب قمر نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر فرمائی اس کے بعد دعا کرائی گئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد حاضرین میں یوم مصلح موعود کی خوشی میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ
واہ کینٹ

پنڈ دادنخاں

بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پنڈ دادنخاں میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے اکثر پہلوؤں پر بہ تفصیل روشنی ڈالی آخر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازی عمر کی دعا کے بعد قبل نماز عشاء جلسہ ختم ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخاں)

دانہ زید کا

جامعہ مسجد احمدیہ دانہ زید کا میں زیر صدارت چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دانہ زید کا جلسہ المصلح الموعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چوہدری صاحب مذکور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے بوضاحت پیشگوئی المصلح موعود کو بیان کیا اور حضرت امیر المومنین کی تقریر بمقام ہوشیارپور مفصل طور پر سنائی گئی۔ دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دانہ زیدکا)

شکار پور

مورخہ ۲۰ فروری۔ بروز جمعرات بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ شکارپور کے زیر اہتمام جلسہ المصلح الموعود بصدارت جناب چوہدری محمد حیات صاحب منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جو کہ میاں کرامت اللہ صاحب دبیر

نے فرمائی۔ اس کے بعد حکیم سید عبدالہادی صاحب نے موقع کے مطابق ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں ڈاکٹر فیض احمد خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت مصلح موعود کے تبلیغی کارہائے نمایاں کو بیان فرمایا۔ حکیم سید عبدالہادی صاحب نے بزرگان دین کے اقوال۔ بائیبل اور مثنوی وغیرہ کی کتابوں سے مستند حوالہ جات کو پیش کر کے حضرت مصلح موعود کی صداقت ثابت کی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ بعدہٗ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مصلح موعود کے کارنامے احسن طریق سے بیان فرمائے احباب جماعت سے پر زور درخواست ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے ہمیشہ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ۹ بجے شب بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

لجنہ اماء اللہ بہاولپور

۲۰ فروری لجنہ اماء اللہ بہاولپور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی صبح ساڑھے ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن شریف طاہرہ صدیقہ نے کی نظم بیگم صاحبہ مزین محمد خاں صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بیگم صاحبہ محبوب صاحب نے نظام خلافت پر مضمون پڑھا خاکسار بیگم عبدالوحید نے حضرت مسیح موعود کی منظوم دعائیں اولاد کے لئے پڑھ کر سنائیں۔ طاہرہ صدیقہ اور امۃ اللطیف نے مضمون پڑھے۔ خاکسار نے حضور کے لئے دعا کی تحریک کی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار بیگم عبدالوحید اسسٹنٹ لیبرافیسر
بہاولپور ۵۰۲ ماڈل ٹاؤن

بدوملہی

بصدارت مکرم مولوی خیرالدین صاحب مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء آٹھ بجے شام مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت حمید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایاز اور عزیز بشیر احمد صاحب نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا بعدہٗ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر نہایت مفصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی اسلام کی حقانیت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے اس کے بعد ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

پاکستان کے بجٹ ۱۹۵۸-۵۹ء میں ٹیکسوں کی نئی تجاویز

بجٹ میں زائد ٹیکسوں اور مراعات کی حسب ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں:۔

(۱) انکم ٹیکس۔ سپر ٹیکس اور کاروبار میں منافع کا ٹیکس

(الف) افراد اور رجسٹرڈ فرموں کے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی (ب) کمپنیاں بونس کے جو حصص جاری کرتی ہیں۔ ان کی مالیت پر ساڑھے بارہ فیصد یا روپیہ میں دو آنے ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ (ج) پاکستان میں منافع تقسیم کرنے والی پرائیویٹ پبلک کمپنیوں کو سپر ٹیکس میں دو آنے کی چھوٹ دی جاتی تھی۔ یہ چھوٹ کم کر کے ایک آنہ کر دی گئی ہے اب یہ کمپنیاں مجموعی طور پر روپے میں نو آنے ٹیکس ادا کریں گی۔ جس میں پانچ آنے انکم ٹیکس بھی شامل ہو گا (د) ایسی پبلک لمیٹڈ کمپنیوں پر جو پاکستان میں منافع کا اعلان اور تقسیم کرتی ہیں ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ اور یہ شرح بشمول انکم ٹیکس آٹھ آنے ہی رہے گی (ل) ایسی پبلک اور پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیاں جو پاکستان میں منافع کا اعلان نہیں کرتی۔ ان پر بھی ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ اور یہ علی الترتیب نو آنے اور دس آنے ہی رہے گی اس میں پانچ آنے انکم ٹیکس بھی شامل ہو گا۔

(م) کاروبار میں منافع پر ٹیکس مزید ایک سال جاری رہے گا۔ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس مزید ایک سال جاری رہے گا۔ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے تخمینے کے وقت کاروبار میں منافع کا ٹیکس وضع نہ کیا جائے گا (ن) نئے اور منظور شدہ صنعتی اداروں کو بھی پہلے پانچ سال کے بعد کاروبار میں منافع کا ٹیکس دینا ہو گا (و) انکم ٹیکس لا کے تحت رجسٹرڈ کاروباری شراکتوں پر سپر ٹیکس کی شرح بڑھا دی گئی ہے اور اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہونے کی حد کم کر کے پندرہ ہزار روپے فی شراکت کر دی گئی ہے نئی شرح حسب ذیل ہے:۔

مستثنیٰ ہونے کی حد سے پچیس ہزار روپے تک ایک آنہ پچیس ہزار ایک روپے سے ساٹھ ہزار روپے تک ڈیڑھ آنہ اور ساٹھ ہزار روپے سے زائد پر دو آنے۔

(۲) سیلز ٹیکس۔ سیلز ٹیکس کی موجودہ شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی تاہم اگلے مالی سال کے دوران سیلز ٹیکس عملدرآمد کے قانون میں بعض تبدیلیاں کی جائیں گی۔ تاکہ ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے کام کو تیز اور مؤثر بنایا جا سکے۔

(۳) آبادکاری ٹیکس:۔ بے خانماں افراد کی امداد کے لئے آبادکاری کے مروجہ ٹیکس اور ان کی موجودہ شرحیں برقرار رہیں گی۔

(۴) تفریحی ٹیکس:۔ کراچی میں سینما ٹکٹوں پر تفریحی ٹیکس کی شرح پچاس فیصد سے بڑھا کر پچھتر فی کر دی گئی ہے۔ اس کا اطلاق ایسے ٹکٹوں پر ہو گا۔ جن کی بنیادی مالیت بارہ آنے ہے۔ اور جو اب ایک روپیہ دو آنے چھ پائی سے زیادہ نرخوں پر فروخت ہوتے ہیں

(۵) رعائتیں: (الف) تمام موجودہ رعایتیں (CONCESSIONS) اس سال بھی برقرار رہیں گی۔ سوائے ان رعائتوں کے جو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ ۱۵ اے کے تحت دی گئی ہیں۔ یہ ایکٹ اکتیس مارچ ۵۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ (ب) ٹوٹ پھوٹ کے الاؤنس موجودہ شرح سے برقرار رہیں گے (ج) سائنسی تحقیقات پر مستقل اخراجات بدستور ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے (د) غیر ملکی ٹیکنیشنز اور ماہروں کی تنخواہوں پر مزید دو سال تک ٹیکس نہیں لگایا جائے گا (ہ) ایسی پبلک کمپنیوں کے غیر تقسیم شدہ منافع پر جو منظور شدہ صنعتوں میں مصروف ہیں۔ ایک آنہ کی چھوٹ ایک سال اور جاری رہے گی (و) پرائیویٹ لیمیٹڈ کمپنیوں کے لئے اب یہ لازمی نہیں ہو گا کہ وہ اپنے منافع کی ایک مخصوص رقم اپنے حصہ داروں میں تقسیم کریں اس رعائیت کا اطلاق صرف اس صورت میں ہو گا کہ منافع دوبارہ اسی صنعت کی ترقی اور توسیع پر لگا دیا جائے (ل) انکم ٹیکس لا کے تحت رجسٹرڈ شراکتیں کاروبار میں منافع کے ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گی

(م) ایسا سرمایہ جو اکتیس مارچ ۵۹ء تک نئی منظور شدہ انشورنس کمپنیوں میں لگایا جائے گا۔ اس پر بھی نئے منظور شدہ صنعتی اداروں میں لگائے جانے والے سرمایہ کی طرح ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ (ف) تین ہزار روپے تک کی سالانہ آمدنی کے رہائشی مکانوں کو ابتدائی دو سال تک انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنیٰ رکھنے کی رعائت مزید دو سال جاری رہے گی۔ ایسے مکانات جو ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء تک تعمیر ہوں گے وہ بھی اس رعایت کے زمرے میں آئیں گے (ی) زرمبادلہ کے کنٹرول سسٹم اور بنکوں کے عام ذرائع سے جو رقم بیرون ملک سے پاکستان لائی جائے گی وہ بھی ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گی۔

(۶) اسٹیٹ ڈیوٹی:۔ بیس خاص صنعتوں میں لگائے جانے والے سرمایہ کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی جو رعایت دی گئی تھی اب اسے واپس لے لیا گیا ہے۔

(۷) کسٹم ڈیوٹی:۔ درآمد ہونے والی مندرجہ ذیل اشیاء پر امپورٹ کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے (۱) پاکستان کسٹمز ٹیرف کے آئٹم اکیس (۱) میں درج شدہ اشیاء کے خورد و نوش اور دوسرا سامان۔ اس پر درآمدی ڈیوٹی بلحاظ قیمت ۵۰ فیصدی بڑھا کر ایک سو فیصد کر دی گئی ہے (۲) پینٹس اور پینٹروں کی ضرورت کا دوسرا سامان۔ اس پر ڈیوٹی کی موجودہ شرح چھتیس اور پچیس فیصد سے بڑھا کر علی الترتیب ۵۰ اور ۳۵ فیصد کر دی گئی ہے۔

(۳) آرٹ سلک یارن اور دھاگہ پر ڈیوٹی کی شرح ۳۵ فیصد سے ایک سو فیصد کر دی گئی ہے

(۴) اونی ہوزری اور دوسرے ملبوسات پر ڈیوٹی کی موجودہ شرح ۳۰ اور ۴۵ فیصد سے بڑھا کر ۵۰ فیصد کر دی گئی ہے تاہم پرانے کپڑوں پر ۴۵ فیصد امپورٹ ڈیوٹی لی جائیگی۔

(۵) مٹی۔ چینی اور پورسلین کے برتنوں پر امپورٹ کسٹم ڈیوٹی کی شرح ۳۰ فیصد سے بڑھا کر ۹۰ فیصد کر دی گئی ہے۔

(۶) شیشہ اور شیشے کا سامان ۳۵ فیصد سے ۷۵ فیصد (۷) بجلی کے بلب ۶۰ سے ۷۵ فیصد (۸) کانچ کی چوڑیاں۔ منکے اور جھوٹے موتی ۶۰ فیصد سے ۷۵ فیصد (۹) لوہے کا سامان ۴۰ فیصد سے ۸۰ فیصد (۱۰) ہر قسم کی کٹلری ۴۰ فیصد سے ۸۰ فیصد۔ لیکن سیفٹی ریزر اور اس کے اجزاء (ماسوا بلیڈز) پر حسب سابق ۳۰ فیصد ڈیوٹی برقرار رہے گی (۱۱) (الف) مشینری اور اس کے پرزوں پر کسٹم امپورٹ ڈیوٹی ۵ فیصد سے بڑھا کر ۱۰ فیصد کر دی گئی ہے۔ لیکن بال اور دو انچ سے زائد رولر بیرنگ پر یا ایسے پرزوں پر جو بطور خاص زرعی مشینری میں استعمال کے لئے بنائے گئے ہوں ڈیوٹی حسب سابق پانچ فیصد ہی لی جائے گی۔ نیز بجلی کے جنریٹرز اور اس کے پرزوں کی ڈیوٹی بھی بدستور آٹھ فیصد رہے گی۔ (ب) کپاس۔ بالوں۔ اور کینوس کے مشینی پٹوں۔ ربڑ چڑھے ہوئے تانبے کے تار اور کیبلز پر ڈیوٹی پانچ فیصد سے بڑھا کر ساڑھے سات فیصد کر دی گئی ہے

(۱۲) بجلی کے سامان اور آلات پر ڈیوٹی ۴۵ اور ۵۰ فیصد سے بڑھا کر ۶۰ فیصد کر دی گئی ہے برطانیہ کے لئے ترجیحی شرح اب ۵۵ فیصد ہو گی

(۱۳) الیکٹریکل کنٹرول اور ٹرانسمشن گیر پر ڈیوٹی کی موجودہ شرح ۳۶ فیصد سے بڑھا کر ۵۰ فیصد کر دی گئی ہے۔ برطانیہ کی ترجیحی شرح اب ۴۰ فیصد ہو گی (۱۴) موٹر کاروں اور ان کے پرزوں پر ڈیوٹی کی موجودہ شرح ۴۵ اور ۶۰ فیصد سے بڑھا کر ۱۰۸ فیصد اور ۱۲۰ فیصد کر دی گئی ہے (۱۵) بجلی کے سوا دوسرے آلات اور سامان جس میں فوٹو گرافی کا سامان بھی شامل ہے کی شرح ۴۲ فیصد سے بڑھا کر ۶۰ فیصد کر دی گئی ہے۔ برطانیہ کی ترجیحی شرح ۵۰ فیصد ہو گی (۱۶) کلاکوں۔ گھڑیوں اور ان کے پرزوں پر ڈیوٹی کی شرح ۷۰ فیصد سے بڑھا کر ایک سو فیصد کر دی گئی ہے (۱۷) پلاسٹک کی بنی ہوئی تمام اشیاء مثلاً صابن دانیوں اور بٹنوں کی شرح ساڑھے ۴۷ فیصد سے بڑھا کر ۷۵ فیصد کر دی گئی ہے۔ لیکن نائلن کے دھاگے اور تانت کی ڈیوٹی بدستور ½ ۴۷ فیصد رہے گی۔

(۸) سنٹرل اکسائز

مندرجہ ذیل اشیاء پر سنٹرل اکسائز کے نئے ٹیکس عائد کئے گئے ہیں ان کی شرح بھی ساتھ ہی درج ہے:۔

(۱) (الف) بجلی کے پنکھے جن کے بلیڈ سولہ انچ سے زائد نہ ہوں ان پر پانچ روپیہ فی پنکھا ٹیکس لگے گا۔ ان پنکھوں میں ٹیبل کیبن۔ پیڈسٹل اور دوسری اقسام کے پنکھے شامل ہیں (ب) سولہ انچ سے زائد بلیڈ والے پنکھوں پر دس روپے فی پنکھا ٹیکس لگایا گیا ہے (ج) سولہ انچ کم بلیڈ کے پنکھوں کے لئے تیار شدہ موٹروں سٹیٹرز اور راٹرز پر علی الترتیب تین روپیہ ڈیڑھ روپیہ اور ڈیڑھ روپیہ کے حساب سے ٹیکس لگے گا۔ لیکن سولہ انچ سے زائد بلیڈ کے پنکھوں کے لئے تیار شدہ موٹروں سٹیٹرز اور راٹرز پر علی الترتیب چھ روپیہ۔ تین روپیہ اور تین روپیہ ٹیکس لگے گا۔ (۲) پینٹس اور وارنش پر بلحاظ قیمت دس فی صد ٹیکس لگایا جائے گا۔

(۳) اونی کپڑے پر آٹھ آنے فی مربع گز ٹیکس لگے گا۔ لیکن پندرہ روپے سے کم قیمت کے کمبل اس سے مستثنیٰ ہوں گے (۴) بجلی استعمال کرنے والی مشینوں میں تیار شدہ چمڑے پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ جوتے کے اوپر کے چمڑے کے لئے اس کی شرح ایک آنہ فی مربع فٹ اور تلے کے لئے ڈیڑھ آنہ فی پونڈ ہو گی۔

(۹) اکسائز ڈیوٹی میں اضافہ

مندرجہ ذیل اشیاء پر اکسائز ڈیوٹی میں تبدیلی کر دی گئی ہے (الف) عمدہ سوتی کپڑے پر اکسائز ڈیوٹی تین آنے فی مربع گز سے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی جماعت کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ آپ موصیہ بھی تھیں اسلئے آپ کا جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ مؤرخہ ۲۷ فروری کی شام کو ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اسی روز ساڑھے آٹھ بجے شب نماز جنازہ پڑھائی اور خاصی دور تک جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابیہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر خود مکرم چوہدری شکر الٰہی حسین خان صاحب نے جو آجکل امریکہ سے رخصت پر پاکستان آئے ہوئے ہیں دُعا کرائی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہر آن مرحومہ کے درجات بلند ہوتے رہیں نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بعدالت صاحب بہادر افسر آبادی با اختیارات کلکٹر سرگودہا

بمقدمہ نمبر ۳ کلکٹر خدابخش عرف خدایار۔ صالحوں پسران الاہو اقوام کھوکھر سکنائے موضع گلاب گڑھ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

بنام رلارام وغیرہ مرتہنان

دعویٰ واپسی اراضی تعدادی ۸۹ کنال مندرجہ کھیوٹ نمبر ۴ کھتونی نمبر ۶۲-۶۳ سالم وکھیوٹ نمبر ۵ کھتونی نمبر ۶۲-۶۵ سالم قطعات مندرجہ جمعبندی سال ۵۴-۱۹۵۳ء واقع گلاب گڑھ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

اشتہار بنام رلارام۔ سیتارام پسران ہری چند۔ میا۔ ارجن پسران شنکرداس کستوری لال۔ کرشن لال پسران نارائن۔ اروڑی ولد کرپا رام۔ جیت سنگھ ولد امیرچند اقوام کھتری سکنائے موضع گوندپور تحصیل بھلوال حال تارک الوطن بہ ملک ہندوستان مرتہنان۔

بمقدمہ بالا مرتہنان کی اصالتاً اطلاعیابی کرائی جانی ناممکن ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا انکو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۲-۳-۵۸ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آویں ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۱ ماہ فروری ۱۹۵۸ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت

کلکٹر سرگودہا

بھارت اس سال فوجی تیاریوں پر ۲ ارب اٹھتر کروڑ روپیہ صرف کریگا

۵۹-۵۸ء کے بجٹ میں تینتیس کروڑ روپے کا خسارہ

نئی دہلی یکم مارچ۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل پارلیمنٹ میں ۵۹-۵۸ء کا مرکزی بجٹ پیش کیا۔ جس کے مطابق بھارت اس سال اپنی فوجی تیاریوں پر دو ارب اٹھتر کروڑ پانچ لاکھ روپیہ صرف کرے گا۔ یہ رقم بھارت کی مجموعی آمدنی کا ایک تہائی ہے

بجٹ کے مطابق ۵۹-۱۹۵۸ء میں بھارت کی مجموعی آمدنی سات ارب ترسٹھ کروڑ سولہ لاکھ روپے اور اخراجات سات ارب چھیانوے کروڑ روپے سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ اس طرح یہ تینتیس کروڑ بیاسی لاکھ روپے خسارہ کا بجٹ ہے۔ اس خسارہ کو کم کرنے کے لئے بجٹ میں کچھ نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں۔ جن سے حکومت کو پانچ کروڑ نواسی لاکھ روپے آمدنی ہوگی۔ اور اس طرح خسارہ ستائیس کروڑ روپے رہ جائے گا۔ اخراجات کی مدوں میں سب سے زیادہ واحد رقم فوجی تیاریوں پر صرف کی جائے گی۔ اس کے لئے دو ارب اٹھتر کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جو گذشتہ سال کی نسبت بارہ کروڑ نوے لاکھ روپے زیادہ ہے

وزیر اعظم نہرو نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ دفاعی اخراجات میں اضافہ شدہ رقم کا بڑا حصہ فضائیہ پر صرف کیا جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ بجٹ کی بنیاد مستقل سرمایہ پر نہیں ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی پر رکھی گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ اکتیس مارچ ۱۹۵۷ء تک بھارت کو چار ارب تریسٹھ کروڑ روپیہ کی مالیت کی غیر ملکی امداد ملی ہے۔ اور اگلے مالی سال میں مزید تین ارب پچیس کروڑ روپیہ کی غیر ملکی امداد متوقع ہے

پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ آمدنی اور سرمایہ کی مد کا مجموعی خسارہ دو ارب پانچ کروڑ روپے ہے۔ یہ خسارہ سرکاری ہنڈیاں جاری کر کے پورا کیا جائے گا

بھارتی وزیر اعظم نے ملک کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ قیمتوں میں کمی کا رجحان پیدا ہوگا۔ اور ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ پر بوجھ کم ہو جائے گا۔

آپ نے کہا اس ترقی کے باوجود حکومت کو درآمد میں کمی اور برآمد میں اضافہ کی مہم جاری رکھنی پڑے گی۔

ٹیکس بجٹ

(بقیہ صفحہ ۷)

چار آنے فی مربع گز کر دی گئی ہے۔ دھوتیاں اور ساڑھیاں اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔

(ب) پردے کا کپڑا۔ بستر کی چادروں اور میز پوشوں پر اکسائز ڈیوٹی ان کی اقسام کے مطابق وصول کی جاتی تھی

(۲) رے آن یا مصنوعی ریشم کے کپڑے پر اکسائز ڈیوٹی ڈیڑھ آنہ فی مربع گز سے بڑھا کر چار آنے فی مربع گز کر دی گئی ہے (۳) سگرٹ جن سگرٹوں کی قیمت پچاس روپے فی ہزار سے زیادہ ہے۔ ان پر اکسائز ڈیوٹی انیس روپے تیرہ آنے سے بڑھا کر ستائیس روپے گیارہ آنے فی ہزار کر دی گئی ہے۔ جن سگرٹوں کی قیمت چالیس روپے سے زیادہ اور پچاس روپے ہزار سے کم ہے ان پر اکسائز ڈیوٹی پندرہ روپے دو آنے فی ہزار سے بڑھا کر اکیس روپے تین آنے فی ہزار کر دی گئی ہے۔ جو سگرٹ تیس روپے ہزار سے زیادہ لیکن چالیس روپے ہزار سے کم قیمت کے ہیں ان پر ڈیوٹی بارہ روپے ہزار سے بڑھا کر سولہ روپے تیرہ آنے ہزار کر دی گئی ہے جن سگرٹوں کی قیمت پچیس روپے ہزار سے زیادہ لیکن تیس روپے ہزار سے کم ہے ان کی ڈیوٹی سات روپے تیرہ آنے ہزار سے بڑھا کر دس روپے پندرہ آنے ہزار کر دی گئی ہے۔ بیس روپے ہزار سے زیادہ اور پچیس روپے ہزار سے کم قیمت کے سگرٹوں کی ڈیوٹی ساڑھے چھ روپے ہزار کی جگہ آٹھ روپے بارہ آنے فی ہزار ہو گی۔

(۴) اسفالٹ کی ڈیوٹی اٹھائیس روپے چار آنے فی ٹن سے بڑھا کر پچپن روپے فی ٹن کر دی گئی ہے۔ (۵) ڈیزل آئل پر پندرہ روپے ٹن کی بجائے ایک آنہ گیلن ڈیوٹی لی جائے گی۔